

اداوات: قائد احرار جانشین امیر شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ مرتب: سید عطاء المناں بخاری

## أرمغان ابوذر

### چمن اسلام کے پھولوں کی مہک:

"شجر اسلام بیشتر ونجات کے سایہ و شمر کا ابدی ضامن ہے۔ اسلام کا چمن محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس خون کی ابدی حرارت تو سے سرسزدہ شاداب ہے۔ اس پر کبھی خزان نہیں آسکتی۔ اس کے پھولوں کی مہک ان کی تازگی، ان کا رنگ و بوصداب ہمارے ہے۔"

اس کی نشاط آفرین، انبساط انگیز اور سکون پرور ہوا ہے میں تمام موسموں اور تمام زمانوں کو محیط ہیں، تاریخ تاریخ کے بوسیدہ اور اراق اس پر شاہدِ عدل ہیں کہ جب کبھی مرغزاں اسلام کی بہاروں سے اپنوں اور بیگانوں نے استفادہ کے لیے دیدہ بینا کھوئے تو یہ روح و جان میں اُتر گئیں، اس نے خیر و وجدان کو حیات و عطا کی اور پر شمردہ اخلاق کے مردہ پیکر، حیات طیبہ پا کر زندہ و جاوید ہو گئے۔

آؤ! آگے بڑھو، ایک ہی قدم بڑھ کر آپ کو گلے لگائے گا۔ ظلمتوں سے نکال کر نور کی وادی میں اتار دے گا۔ فنا کی گھاٹیوں سے بچا کر فرازِ عظمت کا شہنشین بنادے گا۔

[خطاب: گوجرانوالہ، ۵ فروری ۱۹۷۹ء]

### مقامِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

☆ جس شخص نے توحید، رسالت اور قیامت کے اقرار کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حرمت و عظمت اور وجاهت و عزت کا اقرار نہیں کیا وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو بہت ہی چھوٹا ہے۔

☆ اور جو شخص صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتماد نہیں کرتا وہ فہم قرآن، فہم شریعت اور اسوہ رسول کی حقیقتوں کا زندگی بھر شناسانہیں ہو سکتا۔

☆ صحابہ کی معرفت دین شناسی کی اساس اول اور صحابہ کا اتباع انسانوں کو شریعت کے بحیرہ خارکا شناور بنادیتا ہے۔

☆ صحابہ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے اولین پاکباز گواہ ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ظاہر و باہر پر شاہد عادل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کے ارواح واجسام کے خزان رسیدہ چمن کو وحی الہی کی بہاروں سے سجا لیا اور سنوارا ہے۔

- ☆ جس نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانا وہ بے بصیرت، مقام صدقہ تھیت اور خلافت بلا فصل رسول کیا سمجھے۔
- ☆ جس نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانا وہ بے هنر، عدل و احسان اور فصلہ و انصاف کیا جانے۔
- ☆ جس نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانا وہ بے بصر، حیاء و غناہ اور انتخابِ خلیفہ کی تھیت کیے سمجھ سکتا ہے۔
- ☆ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں سمجھا، وہ بیت جان ہی نہیں سکتا کہ قضاۓ کیا ہے اور قاضی کون ہو سکتا ہے۔
- ☆ جس نے حسن رضی اللہ عنہ کو نہیں جانا، وہ کوئی بصر کیا جانے کے فکر و مدد بر کیا ہے اور اجتماعیت و اصلاح کا قریبہ کیا ہے اور فتنوں کو کیسے مٹایا جاسکتا ہے۔
- ☆ جس نے حُسین رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانا، وہ غیرت و محیت، جرأۃ و شجاعت، صبر و استقامت اور قربانی و ایثار کے مقام و مفہوم سے نا آشنا ہے۔
- ☆ اور جس کی وجہ سے فکر و دوں نہاد نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو نہ جانا وہ کیا جانے کے حلم و سخاوت کے کہتے ہیں، بیگانے کیسے آشنا بن جاتے ہیں، دشمن کیونکر دوستی کے حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں۔ مرد و حسن سلوک کیا ہوتا ہے اور سیاست شرعیہ کیا ہے۔

[خطاب: ملتان، جنوری ۱۹۸۰ء]

### قلبِ مُزکّی، روحِ مُصْلیٰ اور ضمیرِ مُحِلّی:

اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کے قلب، اس کی روح، اس کے ضمیر اور اس کے وجدان پر نزولِ حق ہوا، اور وہ مہبیطِ حق بنے تو اس پر واجب ہے کہ حیوانی خواہشوں اور لذتوں کے غبار کی دیز تھوڑی میں دبے ہوئے نفس کی سکیوں کو سنے اور اُسے ان بلاؤں کے چھٹکل سے چھڑائے۔ نفس کو اس دلدل سے نکالے اور دماغ کو شیطانی و موسوں سے پاک کرے۔

غلط عقائد، من گھڑت افسانوں، جھوٹی سماجی اقدار، لذابوں کی روایات، لبرل ازم کی خرافات، جدید یت کے جھاڑ جھنکار سے دنیاۓ دل کو پاک کرے۔ یہ کوڑا کر کٹ باہر پھینک دے اور اس کائنات کے آخری تحنت نشین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے جواہر آب دار کی روشن روشن، طاقت و رکنوں سے اپنی روح، اپنے وجدان اور اپنے ضمیر کے ظلمت کدہ کی تاریکیوں کو مار بھگائے..... جو انسان اپنی داخلی مزاحمت کے کرب والم کی ان کیفیتوں میں کامیاب ہو جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ جسے کبھی کسی نے نہیں دیکھا، وہ اپنے آپ انسان کے قلبِ مُزکّی روحِ مُصْلیٰ اور ضمیر و وجدانِ مُحِلّی کی راہداریوں سے گزرتا ہو نفسِ ملکر کا مہمان گرامی نہ بن جائے۔

وَ فِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبَصِّرُونَ (الذاريات: ۲۱) اور تمہاری اپنی ذات کے اندر نشانیاں ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں

**أَنَا عِنْدَ مُنْكَسِرَةِ الْفُلُوبِ۔ (الحادیث القدسی) (اللّٰهُ تَعَالٰی نے فرمایا) میں شکستہ دلوں کے نزدیک ہوں**  
**[خطاب: ملتان، ۲۵ فروری ۲۷۱۶ء]**

### علم اور اخلاق کی تشكیل:

جو کچھ پڑھا، دیکھا اور سنا جائے گا اس سے دل و دماغ میں ایک کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ شعور حاصل ہو گا کہ یہ کام یوں کرنا چاہیے اور یوں نہیں کرنا چاہیے۔ جیسے کسی عمارت، کالونی یا شہر کا نقشہ پہلے تیار ہوتا ہے، پھر اس کے مطابق تعمیر ہوتی ہے۔ اسی طرح جو علم آپ پڑھتے ہیں، اس سے اخلاق کا نقشہ بنتا ہے۔ جو تاثران انسان کے دل و دماغ پر نقش ہوتا ہے اور جو کچھ وہ آئندہ زندگی میں تعمیر کرتا ہے وہ علم ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ علم کا ظہور عمل ہے، علم ذریعہ ہے اخلاق کی تشكیل کا اور اخلاق ذریعہ ہیں اعمال صاحلہ کے مرتب ہونے اور میدان عمل میں کوئی نہ کا۔

[طلاء سے خطاب: حیم یار خان، ۲۳ اگسٹ ۱۹۹۰ء]

### احرار کا کرودار:

احرار کا مقصد جاؤ اور پیدا کرنا نہیں، مجاهد تیار کرنا ہے۔ یہ ہمارا کروار ہے اور ہمارے اس کروار پر تریکھ برس کی تاریخ شاہد عادل ہے کہ ہم نے طوفانوں کا رخ موڑ اور حادث کا منہ توڑا ہے۔ ہم نے سید احمد شہید اور شیخ الہند کی وراشت سننجالی ہے۔ ہم نے دشمن کے خرمن کو آگ لکائی ہے۔ ہم سیلیں بے پناہ بن کر نکلے اور فرنگی سامراج کے اقتدار کو بہا کر لے گئے۔ احرار ایسے جیالے مائیں روز رو زنہیں جنا کرتیں۔ احرار کا طرہ امتیاز ہی یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر چاہیسوں پر جھوول گئے، گولیوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے، سنت یوسفی (علیہ السلام) ادا کرتے کرتے جانیں وار گئے، یو یوں اور بچوں کو دین پر قربان کر گئے، خبیب، ابن عدی، عاصم قاری، طلحہ اور ابو جانہ رضی اللہ عنہم کی اتباع میں تحفظ حرمت رسول ختم نبوت کا فرض ادا کرتے کرتے قربان ہو گئے۔

ہم نے کبھی اغیار سے مفاہمت نہیں کی، ہم نے سیاسی مفادات کی زلہ ربانی میں حق اور اہل حق کو کھی قربان نہیں کیا۔ ہم نے دینی مفاد پر مجلس احرار کے سیاسی مفادات کو ہمیشہ قربان کیا ہے۔ ہم حکومت الہیہ کی منزل کے راہی ہیں اور اس راہ میں قربانی ہی قربانی ہے۔ احرار کا رکن قربانیاں دیتے جائیں اور آگے بڑھتے جائیں، وہ وقت ضرور آئے گا جب منزل خود احرار کا استقبال کرے گی۔

[خطاب: خان پور، مارچ ۱۹۸۰ء]

